بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۳ تبوک ۱۳۴۸ش - ۱۳ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۱۱

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۲ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل کراچی سے بذریعہ تاریہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● محترم خان عبد الرحمان خاں صاحب نیازی جو کہ حضرت سیدہ اُمّ مظفر صاحبہ مدظلہا العالی کے برادرِ اصغر ہیں تقریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں اور بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ◆

ٹوکیو (جاپان) سے بذریعہ تاریہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغِ اسلام مکرم میجر عبد الحمید صاحب بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۵ ستمبر کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مشن کو جاپان میں اسلام کی غیر معمولی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر)

سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ بتاریخ ۱۳ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۸ھش بوقت ۴½ بجے بعد از نماز عصر مسجد احمدیہ دار الذکر میں شروع ہوگی۔ لاہور کے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر تربیت کے اس اعلیٰ موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(انتظامیہ تربیتی کلاس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے کلام کو اسی کی زبان میں پڑھنا چاہیئے اس میں بھی ایک برکت ہوتی ہے

اسی طرح ادعیہ ماثورہ بھی ویسے ہی پڑھنی چاہئیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلیں

"خدا تعالیٰ کے کلام کو اُسی کی زبان میں پڑھنا چاہیئے اِس میں بھی ایک برکت ہوتی ہے خواہ فہم ہو یا نہ ہو۔ اور ادعیہ ماثورہ بھی ویسے ہی پڑھے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلیں۔ یہ ایک محبت اور تعظیم کی نشانی ہے۔ باقی خواہ ساری رات دعا اپنی زبان میں کرتا رہے انسان کو اوّل محسوس کرنا چاہیئے کہ مَیں کیسا مصیبت زدہ ہوں اور میرے اندر کیسی کیسی کمزوریاں ہیں۔ کیسے کیسے امراض کا نشانہ ہوں۔ اور موت کا اعتبار نہیں ہے۔ بعض ایسی بیماریاں ہیں کہ آدھ منٹ میں ہی انسان کی جان نکل جاتی ہے۔ سوائے خدا کے کہیں اس کی پناہ نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی ہے جس کی تین سَو امراض ہیں۔ ان خیالوں سے انسانی زندگی کی اصلاح ہو سکتی ہے اور پھر اصلاح یافتہ زندگی کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک دریا سخت طغیانی پر ہے مگر یہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کے جہاز میں بیٹھا ہُوا ہے اور ہوائے موافق اسے لے جا رہی ہے کوئی خطرہ ڈوبنے کا نہیں۔ لیکن جو شخص یہ زندگی نہیں رکھتا اس کا جہاز بودا ہے ضرور ہے کہ طغیانی میں ڈوب جائے۔ عام لوگوں کی نماز تو برائے نام ہوتی ہے۔ صرف نماز کو اٹیرتے ہیں۔ اور جب نماز پڑھ چکے تو پھر گھنٹوں تک دعا میں رجوع کرتے ہیں ◆"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد چہارم صفحہ ۳۷۱، صفحہ ۳۷۲)

زعماء مجلس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

صدرِ محترم کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ مجالسِ انصار اللہ میں اصلاح و ارشاد اور تربیت کا ایک ہفتہ منایا جائے گا جو ۲۷ تبوک تا ۲ اخاء (مطابق ۲۷ ستمبر تا ۲ اکتوبر) تک ہوگا۔ جملہ زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے مقررہ مضامین کی اپنی اپنی جگہ تیاری شروع کر دیں۔ قیادت اصلاح و ارشاد اور تربیت کی طرف سے ایک مشترکہ کتابچہ بھی شائع کیا جا رہا ہے جس میں مقررہ عنوانوں پر مختصر نوٹس برائے مقررین درج ہوں گے۔ یہ کتابچہ ہر زعیم کے نام انشاء اللہ عنقریب بھجوا دیا جائے گا۔ مقررہ مضامین درجِ ذیل ہیں:۔

اصلاح و ارشاد:۔

(۱) اسلام اور عیسائیت (۲) اناجیل میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات

(۳) حضرت مسیح ناصریؑ کی طبعی موت کی تردید (۴) تردید کفارہ

(۵) تردید الوہیتِ مسیح (۶) موجودہ عیسائیوں کے عقائد (فرقے وغیرہ)

تربیت:۔

(۱) راست گوئی (۲) باہمی لین دین

(۳) تربیتِ اولاد (۴) غریب پروری

(۵) اطاعت

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ تبوک ۱۳۴۸ ہش

اسلام ایک روحانی تحریک ہے

اسلام ایک روحانی تحریک ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ روح کوئی جسم سے الگ تھلگ چیز ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے جسم ہی سے روح کو بھی پیدا کیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں:۔

"یہ بات نہایت درست اور صحیح ہے کہ رُوح ایک لطیف نور ہے جو اسی جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔ پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اوّل مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے۔ پھر نمایاں ہو جاتا ہے اور ابتداء اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے۔ بیشک وہ آسمانی خدا کے ارادہ سے اور اس کے اِذن اور اس کی مشیّت سے ایک مجہول الکُنہ علاقہ کے ساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جُزو ہے جیسا کہ جسم جسم کی جُزو ہوتا ہے مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادہ سے آمیزش پاتا ہے بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ خدا کی کتاب کا یہ منشاء نہیں ہے کہ رُوح الگ طور پر آسمان سے نازل ہوتی ہے یا فضا سے زمین پر گرتی ہے اور پھر کسی اتفاق سے نطفہ کے ساتھ مل کر رحم کے اندر چلی جاتی ہے بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر ہم ایسا خیال کریں تو قانونِ قدرت ہمیں باطل پر ٹھہراتا ہے۔ ہم روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ گندے اور باسی کھانوں میں اور گندے زخموں میں ہزارہا کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ میلے کپڑوں میں صدہا جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ انسان کے پیٹ کے اندر بھی کدّو دانے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ باہر سے آتے ہیں یا آسمان سے اُترتے کسی کو دکھائی دیتے ہیں۔ سو صحیح یہی بات ہے کہ رُوح جسم میں سے ہی نکلتی ہے اور اسی دلیل سے اس کا مخلوق ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹-۲۰)

اس سے پہلے آپ فرماتے ہیں:۔

"غور سے معلوم ہوتا ہے کہ رُوح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں رُوح کبھی اُوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے جو نطفہ میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے اور جسم کی نشوونما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا پاک کلام ہمیں سمجھاتا ہے کہ روح اس قالب میں سے ہی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جو نطفہ سے رحم میں تیار ہوتا ہے جیسا کہ وہ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝ (المومنون: ۱۵)

یعنی پھر ہم اس جسم کو جو رحم میں تیار ہوا تھا۔ ایک اور پیدائش ✻

✻ کے رنگ میں لاتے ہیں اور ایک اَور خلقت اس کی ظاہر کرتے ہیں جو روح کے نام سے موسوم ہے اور خدا بہت برکتوں والا ہے اور ایسا خالق ہے جو کوئی اس کے برابر نہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۱۷)

اس سے واضح ہے کہ روح اور جسم کا تعلق پیدائشی ہے اور نہایت گہرا ہے۔ ہم جو اعمال بجا لاتے ہیں ان کا اثر روح پر پڑتا ہے اور اس کے برعکس روح ہمارے جسم پر اثر انداز ہوتی ہے۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نیکی کے مختلف راستے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ، وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔"

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ صفحہ ۲۱ جلد ۱)

حضرت ابو ایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو۔ زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسنِ سلوک کرو۔

یہود لذّتِ زخمِ صلیب کیا جانے

نیا مذاق کیا ہے عطا مسیحا نے
یہود لذّتِ زخمِ صلیب کیا جانے

نشے ہیں تیری نگاہوں میں بیکراں ساقی
صراحیاں یہاں چلتی ہیں اور نہ پیمانے

کچھ اپنے سوزِ دروں کی انہیں خبر ہی نہیں
تلاشِ شمع میں جو اُڑ رہے ہیں پروانے

یہ غور کرلیں بہک تو نہیں گئے وہ آپ
جو زور و شور سے اُٹھے ہیں ہم کو بہکانے

شمارِ سبحہ سے حاصل ہے ان کو کیا تنویر
کہ جن کی سبحہ میں ہیں مروارید کے دانے

قرآن کریم کا اعجاز

از مکرم محمد انیس الرحمٰن صادق صاحب آف مشرقی پاکستان

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت قرآن کریم کو ایک کامل اور مکمل صورت میں ہمارے پیارے آقا سید الاولین والآخرین فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما کر اپنے بندوں کے لئے نجات ابدی کا سامان مہیا کیا ہے۔ اور اس کلام پاک کو ایک عظیم الشان معجزہ قرار دیا ہے۔ اس کو کسی قوم سے یا کسی ملک سے اور نہ ہی کسی معاشرہ سے مخصوص کیا ہے بلکہ اس کے فیضان اور برکات تمام ممالک اور تمام اقوام پر حاوی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

اے ہمارے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو لوگوں کے سامنے اس حق کی منادی اور تبلیغ کر اور ان کو تعلیم دے کہ اے لوگو میں کسی مخصوص قوم کے لئے نہیں آیا اور نہ ہی یہ شریعت کوئی مختص الزمان اور مختص الوقت ہے بلکہ یہ زندگی بخش تعلیم ساری اقوام کے لئے ہے اور اس کے فیضان اور برکات قیامت تک ممتد ہیں تمام اقوام عالم اس چشمہ ابدی سے حیات جاوداں حاصل کریں گی۔ قرآن کریم نے ایسے عمدہ اصول اور قوانین بیان کئے ہیں جس پر عمل پیرا ہو کر ابدی نجات حاصل ہو گی۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت دنیا گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں پڑی ہوئی تھی۔ اور وہ ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا تھی۔ قرآن کریم نے آکر دنیا پر ایک عظیم احسان کیا ہے اور اس کے نور اور روشنی کی برکت سے مختلف اقوام کی حالت یکسر بدل گئی اور ایک عظیم الشان انقلاب دنیا میں رونما ہوا۔ جاہل عالم بن گئے ناپاک پاک بن گئے۔ اس تبدیلی اور انقلاب کا نقشہ اس زمانے کے مامور اور مصلح حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قصیدہ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

صَادَفْتَھُمْ قَوْمًا کَرَوْثٍ ذِلَّۃً
فَجَعَلْتَھُمْ کَسَبِیْکَۃِ الْعِقْیَانِ
اَحْیَیْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَۃٍ
مَاذَا یُمَاثِلُکَ بِھٰذَا الشَّانِ

اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو نے عرب قوم کو ایک ذلیل گوبر کی طرح پایا تو نے آکر ان کو سونے کی خالص ڈلی کی طرح بنا دیا تو نے صدیوں کے مُردے اپنی جلوہ نمائی کے ذریعہ زندہ کر دیئے۔ تیری اس شان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ قرآن کریم کے معجزات ہی ہیں، جن کا ظہور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ معجزہ سے کیا مراد ہے۔ اس کی کتنی اقسام ہیں معجزہ کی تعریف مختلف زمانوں میں مختلف لوگوں نے مختلف کی ہیں۔ متکلمین کے نزدیک معجزہ وہ امر ہے جس کو اللہ تعالیٰ کسی پیغمبر کے دعوے کی صداقت کے لئے دنیا میں ظاہر کرتا ہے اشاعرہ فرقہ کے نزدیک معجزہ کی یہ تعریف ہے کہ خدا کا فعل ہو خارق عادت ہو اس کا معارضہ ناممکن ہو۔ مدعی نبوت سے ظاہر ہو دعوے پر مقدم نہ ہو نبی کا مکذب نہ ہو مصلح زمانہ اور مامور ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معجزہ کی تعریف اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۴۸ میں یوں بیان فرمائی ہے۔

"معجزہ ایسے امر خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آجائے۔ خواہ وہ امر بظاہر نظر انسانی طاقتوں کے اندر ہی معلوم ہو جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ جو ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ بنظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آگئے پس معجزہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے قرآن شریف نہایت روشن مثال ہے۔"

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک اور کتاب سرمہ چشم آریہ ص۱۰۲ میں معجزہ کی حقیقت یوں بیان فرمائی ہے۔

"معجزہ عادت الٰہیہ میں سے ایک ایسی عادت ہے یا یوں کہئے کہ اس قادر مطلق کے افعال میں سے ایک ایسا فعل ہے جس کو اضافی طور پر خارق عادت کہنا چاہیئے۔"

الغرض معجزہ سے ایسا امر خارق مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور راستباز نبیوں اور اولیاء کی صداقت کے طور پر ظاہر ہو اور دشمن اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کی طرف اپنا پیغمبر اور نبی بنا کر مبعوث کیا اور آپ کی صداقت کے نشان کے طور پر آپ پر قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تحدی اور چیلنج دیا۔ فرمایا

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا
نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَ
ادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

یعنی اے لوگو اگر تم کو کوئی شک ہو جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس صورت میں ہم تمہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کوئی طاقت رکھتے ہو تو کوئی سورۃ اس جیسی لاؤ اور تم اپنے شرکاء کو اس کام میں مدد حاصل کرنے کے لئے لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اگر تم سچے ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ تم اس شان کے کلام کو نہیں لا سکتے۔ اور ہرگز نہیں لا سکو گے۔

اہل عرب اپنے آپ کو افصح اللسان والبیان سمجھتے تھے گو انہوں نے اس کلام کی حقارت کی مگر مقابلہ نہیں کر سکے۔ تمام جن و انس کو اس کلام کے مقابلہ کے لئے بلایا گیا مگر سب کے سب گونگے اور عاجز ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ پر فرماتا ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ
ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ
وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ
ظَھِیْرًا

یعنی اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ان کو کہہ دے کہ اگر انس و جن مل کر بھی اس عظیم الشان کتاب قرآن مجید کی شکل لانے کی کوشش کریں تب بھی وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد اور باہمی کوشش سے ایسا کرنے کی جرأت کریں۔

اس عظیم الشان کتاب کا مقابلہ کیسے ممکن تھا جبکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا نازل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

یعنی ہم نے ہی اس کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

آیت مبارکہ میں اس کے محفوظ رہنے کی پیشگوئی ہے۔ اور قرآن کریم کا محفوظ رہنا بھی اپنی ذات میں ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اس کے محفوظ رہنے کا اقرار صرف اپنوں ہی نے نہیں کیا۔ بلکہ بیگانے اور دشمن اسلام بھی اس کتاب عظیم کے محفوظ رہنے کا اقرار کرتے ہیں۔ وَالْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہِ الْاَعْدَآءُ

مشہور و معروف عیسائی مصنف سر ولیم میور اپنی کتاب دی لائف آف محمدؐ میں لکھتا ہے کہ

"There is probably in the world no other book which has remained twelve centuries with so pure text"

ترجمہ۔ دنیا میں غالباً ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جو بارہ صدیوں تک محفوظ رہی ہو۔ اس سے واضح ہے کہ اس وقت اگر کوئی کتاب اپنی اصلی شکل و صورت میں محفوظ ہے۔ تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک نقطہ کیا ایک شعشہ بھی نہیں بدلا۔ جس طرح نازل ہوا اسی طرح محفوظ ہے۔

اسی طرح ایک انگریز مصنف ایڈورڈ گبن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"ہر ایک بانیٔ مذہب کی سیرت سے اس کے تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب کی حدیثیں امر حق کی جامع نصیحتیں ہیں اور ان کے افعال نیکی کے نمونے۔ حضرت کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک ہے۔"

مزید برآں واضح ہو کہ قرآن کریم کا مختلف زمانوں میں مختلف قسم کے ثمرات کا تازہ بتازہ پھل عطا کرنا بھی معجزہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ۔

"اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ ہیں اور انہیں فیوض و برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۲۴۵)

اسی طرح حضور نے ملفوظات جلد سوم ص۳۸ میں فرمایا ہے کہ ۔۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپ کو عطا ہوئی اور دوسرے کسی نبی کو نہیں ملی۔ آپ کی تعلیم زندہ تعلیم ہے۔ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں۔ جیسے آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ ... ہم خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی پاتے ہیں۔ اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔

الغرض قرآن کریم کے ذریعہ مختلف زمانے میں مختلف قسم کے خزانے نکلتے جائیں گے اور تازہ بتازہ ثمرات لوگ اس کتاب عزیز سے حاصل کریں گے۔ اور یہ اس کے معجزہ ہونے کا کافی ثبوت ہے

اس کے علاوہ یہ بھی واضح ہو کہ جس مذہب اور جس کتاب میں معجزات کا ذکر نہیں ہے۔ اور جن کتب کے ذریعہ معجزات کا اب ظہور نہیں ہوتا وہ مذہب اور کتاب حقیقی طور پر معرفت عطا نہیں کر سکتی۔ جس کتاب کے ذریعہ معجزات کا ظہور نہ ہو وہ کتاب زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ معرفت اور صرف زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جس کے ذریعہ معجزات کا ظہور ہو۔ جیسا کہ اس زمانے کے مصلح و مرسل اور مامور زمانہ فرماتے ہیں کہ:۔

"جس مذہب میں زندہ معجزات نہیں ہیں وہ دین قائم رہ ہی نہیں سکتا"

(ملفوظات جلد دہم)

زندہ ایمان کے حصول کے لئے معجزات کا دیکھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر حقیقی ایمان نصیب نہیں ہو سکتا۔ حضور فرماتے ہیں:

"میرا ایمان ہے کہ بغیر معجزات کے زندہ ایمان ہی نصیب نہیں ہو سکتا۔ عقل انسان کا کہاں تک ساتھ دے سکتی ہے"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۱۹)

قرآن کریم کے معجزات یا دیگر اور قسم کے معجزات دیکھنے کے لئے فطرت صحیحہ کی بھی ضرورت ہے۔ اگر کسی کی سرشت میں بدی اور گندگی اور ناپاکی پائی جاتی ہو وہ معجزات کا ادراک نہیں پا سکتا۔ معجزات کے لئے فطرت صحیحہ اور پاکیزگی نفس کی بھی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۴ میں فرماتے ہیں:۔

"غرض نشان اور معجزہ بھی صحیحہ کے لئے بدیہی امر نہیں ہو دیکھتے

ہی ضروری التسلیم ہو بلکہ نشانوں سے وہی عقل مند اور منصف اور راستباز اور راست طبع فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو اپنی فراست اور دور بینی اور باریک نظر اور انصاف پسندی اور خدا ترسی اور تقویٰ شعاری سے دیکھ لیتے ہیں اور وہ ایسے امور ہیں جو دنیا کی معمولی باتوں میں سے نہیں ہیں اور نہ ایک کاذب ان کے دکھلانے پر قادر ہو سکتا ہے ..... اور جب تک معجزہ دیکھنے والے کی سرشت میں فراست صحیحہ اور عقل سلیم کی روشنی نہ ہو تب تک اس کو قبول کرنا غیر ممکن ہے۔"

معجزہ حق و باطل میں فرق کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن کریم نے جو علمی معجزہ پیش کیا ہے اس کا کفار مقابلہ نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ کے لئے قرآن کریم کے سامنے مغلوب ہوئے

معجزات قرآنیہ کی اقسام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں معجزات کی چار اقسام بیان فرمائی ہیں

اول معجزات علمیہ۔ اس معجزہ کی تشریح و توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل کتاب عطا کی ہے۔ اور اس کتاب میں وہ علوم پیش کئے۔ کہ دنیا اس کی نظیر نہ لا سکی۔ اس لحاظ سے بھی قرآن کریم کے معجزہ ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن کریم کا ہر فقرہ اور ہر لفظ اپنے اندر وسیع معنے اور مفہوم رکھتا ہے اور اس کلام کے فصیح و بلیغ ہونے کا اندازہ اس طرح بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مذکور ہر لفظ کے کئی معنے لئے جا سکتے ہیں۔ اور باریک در باریک نکات ان الفاظ میں مضمر ہوتے ہیں۔ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی اس کا مقابلہ دیگر کتب نہیں کر سکتیں۔ قرآن مجید کوئی اشعار کا مجموعہ نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ اشعار سے بڑھ کر مفہوم ادا کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ مؤثر کلام ہے۔ اہل عرب کو قرآن کے مقابلہ میں گھڑے ہوئے الفاظ لانے کو بھی کہا گیا ہے مگر پھر بھی وہ اس سے عاجز رہ گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَّادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ

یعنی کیا کفار یہ اعتراض کرتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تراش کر قرآن کریم بنایا ہے۔ تو ان کو کہہ دے کہ اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں تو کہو وہ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی دس سورتیں قرآنی سورتوں جیسی لے آئیں۔ لیکن یہ تحدی بھی وہ قبول نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی اس کے مقابلہ میں جواب دیں گے تو اس طرح واضح ہو جائے گا کہ یہ کلام اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے نازل کیا ہے۔ کسی انسان کی طرف سے ایسا ممکن نہیں کہ وہ اس قدر فصیح و بلیغ کلام کی نظیر لا سکے۔

مذکورہ طریق مقابلہ کو بھی کفار نے قبول نہ کیا۔ اس طرح پر بھی قرآن کریم کا معجزہ ہونا ثابت ہے۔ قرآن کریم تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لٰكِنْ
تَقَاصَرَ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ

جب اس میدان مقابلہ میں ان کو بلایا گیا تو انہوں نے اس کا مقابلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح قرآن کریم کی افضلیت برتری اور فوقیت کا لوہا ان سے منوا لیا گیا۔

دوم۔ معجزات عقلیہ۔ معجزات عقلیہ سے مراد یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظاہری سامان کے بغیر ترقی کرنا کیا کوئی شخص یہ خیال کر سکتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کس مپرسی کی حالت میں اعلان حق کیا۔ جبکہ آپ کے پاس کوئی ظاہری ساز و سامان نہیں۔ آپ پھر بھی کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

سوم۔ معجزات برکات روحانیہ۔ ہمارے پیارے آقا و سردار دوجہاں سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم سید الاولین و الآخرین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی دنیا میں حسب منشاء الٰہی اور حسب پیشگوئی انبیاء سابقین اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔ آپ نے دنیا میں آکر ایک روحانی تبدیلی اور عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کیا۔ وہ اہل عرب جو آپس میں کشت و خون میں لگے ہوئے تھے۔ ان کو حقیقی معرفت عطا کی۔ ان کی آپس کی خرابیوں کو ختم کر کے ان میں الفت و محبت کا بیج بو دیا۔ اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

یعنی تم آپس میں دشمن تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان رشتہ مودت پیدا کیا جس کے نتیجہ میں تم بھائی بھائی بن گئے۔ یہ وہ عظیم الشان روحانی انقلاب ہے جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات روحانیہ اور آپ کی توجہ سے پیدا ہوا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہر صحابی علم کی شمع اور روحانی نور سے منور ہوا۔ اور آپ نے ان کی قربانیوں کو سراہا۔ ایک موقعہ پر حضور فرماتے ہیں

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

یعنی اے لوگو میرے صحابہ کی اتباع کرو اور ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو کہ وہ کس درجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ میرے صحابہ تو ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اتباع کرو گے نور و ہدایت کی روشنی سے منور ہو گے۔ اور ابدی نجات کا سامان پیدا کر لو گے۔

چہارم۔ تصرفات خارجیہ کا معجزہ ہے۔ اس قسم سے مراد وہ معجزہ ہے۔ جس میں خارجی تصرفات پائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال معجزہ شق القمر سے دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

یعنی وہ گھڑی قریب آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ اور اگر یہ کفار کوئی نشان دیکھیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے۔ (۲) شدید قحط (۳) بوقت ہجرت کفار کے شر سے محفوظ رہنا (۴) غار حرا میں کفار کا جھک کر نہ دیکھنا۔

مذکورہ بالا معجزات تصرفات خارجیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان معجزات کے ظہور سے قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے اسلام کے سچا مذہب ثابت ہونے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صادق اور برحق ہونے پر دلائل ہیں۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن کریم کے معجزات کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور صراط مستقیم پر ہمیشہ گامزن رہنے کی طاقت اور قوت عطا کرتا رہے:

یہ سائیکل کس کا ہے

پندرہ روز ہوئے ایک سائیکل پرانا اڈہ لاریاں احمد نگر سے ملا ہے جس دوست کا ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کرے۔

خاکسار محمد لطیف بٹ سکرٹری امور عامہ
احمد نگر نزد ربوہ

تزکیہ نفس

(از مکرم میاں غلام رسول پنشنر آف ڈیرہ غازی خاں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے۔ تو تمام جسم کا نظام بھی صحیح ہے۔ اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارے جسم کا نظام بھی بگڑ جاتا ہے۔ اور جان۔ کہ وہ دل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دل پاک ہے تو خیالات و اعمال بھی پاکیزہ ہیں اور اگر دل پاکیزہ نہیں۔ تو افعال بھی پاکیزہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔

کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ پس انسان کی کامیابی کا راز اس کے نفس کے تزکیہ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نفس میں بہت سی پلیدیاں ہیں ان میں سے ایک کبر ہے۔ غصہ ہے۔ عجب ہے۔ بخل ہے۔ ریا اور حرص ہے جب تک انسان ان برائیوں کو ترک کر کے کسب خیر نہیں کرتا۔ نجات مشکل ہے" اللہ تعالےٰ انسان کے نفس میں یہ برائیاں رکھکر یہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ کون اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے اور کون نہیں کرتا غرض اللہ تعالےٰ نے نیکی اور بدی کا راستہ دکھا کر انسان کا امتحان لینا چاہا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ نفس ہمیشہ انسان کو بدی کی طرف لے جاتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ۔ یعنی اس کی فطرت میں بدی اور شرارت ہے۔ لیکن نیکی وہ ہے جو نفس کو بری لگے یا جسے وہ کرنے پر راضی نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں نفس کی مخالفت کا نام نیکی ہے یہ حقیقت ہے کہ ہر نیک کام کرتے وقت نفس مخالفت کرتا ہے۔ مثلاً نماز کا وقت ہو گیا ہے اذان بھی سن لی ہے مگر نفس کہے گا۔ کہ ابھی تو کافی وقت ہے دوست بیٹھے ہیں ان کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو یا دکانداری کا وقت ہے تو نفس کہے گا کہ یہ تو تیری روزی کا سوال ہے۔ دیر کر کے پڑھ لینا یا مسجد دور ہے سردی کا موسم ہے۔ پانی ٹھنڈا ہے۔ سرد ہوا چل رہی ہے تو نفس کہے گا کہ مبادا تکلیف ہو جائے۔ گھر میں ہی پڑھ لینا۔ اسی طرح جب دین کے راستہ خرچ کرنے کے لئے تحریک ہوگی۔ تو نفس کہے گا۔ کہ دیکھو تمہارا اپنا حال مالی لحاظ سے تنگ ہے۔ اگر اتنی رقم دیدی تو خود کیا کرو گے۔ فلاں فلاں کام رک جائینگے۔ ایسی تحریک کرنے والے تو آیا ہی کرتے ہیں۔ بھلا کس کس غرض کے لئے چندہ دیا جائے۔ غرض نفس اسے بخل پر آمادہ کر دے گا۔ اور اگر کوئی مستحق سائل آئیگا تو اس کا نفس اس کو کہے گا۔ کہ میاں ایسے ٹھگ تو آجکل ہزاروں پھرتے ہیں یہ کون مستحق ہے۔ لوگوں نے تو آجکل یہی پیشہ بنا رکھا ہے۔ اگر کسی بے کس بیمار کو گلی میں امداد طلب کرتے ہوئے پائیگا تو چپکے سے گزر جائیگا۔ اس کا نفس اسے کہے گا۔ تجھے فرصت کہاں۔ یہ حکومت کا فرض ہے۔ آخر دوسرے لوگ بھی تو موجود ہیں۔ غرض طرح طرح کی دلیلیں دیکر نفس انسان کو نیکی سے باز رکھے گا۔

اس کے مقابلہ میں نفس کی بدی کا یہ حال ہے۔ کہ جب وہ اپنی مخالفت میں کسی سے کوئی بات سنتا ہے یا کسی امر کو اپنے خلاف دیکھتا ہے تو اس کا نفس فوراً بھڑک اٹھتا ہے ———— اسے کہتا ہے کہ اس کی کیا مجال ہے۔ کہ وہ ایسی بات کہے اس کا یہ عمل میرے وقار کے خلاف ہے میری عزت نفس پر حملہ ہے۔ اسے یہ کہنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ اسے اس کی سزا ضرور ملنی چاہیئے۔ پس وہ انتقام پر اتر آتا ہے۔ غصہ سے بے قابو ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر انسان نفس کا مقابلہ کر کے غصہ کو ضبط کرے۔ درگزر سے کام لے۔ تحمل اور بردباری دکھائے تو بہت سی برائیوں سے بچ جائے۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ سب سے میٹھا جام غصہ کا پینا ہے۔ مگر ہم میں کتنے ہیں۔ جو نفس کی اس بدی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور غصہ کے وقت تحمل اور بردباری دکھاتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق کا قول ہے۔ کہ کسی کے اخلاق پر بھروسہ نہ کر جب تک اسے غصہ کی حالت میں نہ دیکھ لے۔ یوں تو بظاہر ہر شخص شریف انسان نظر آتا ہے۔ مگر اس کے اندرونہ کا پتہ اس وقت لگتا ہے۔ جب اسے چھیڑا جائے یا غصہ دلایا جائے۔ اس وقت اس کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں ضبط و تحمل ہے تو وہ قابل اعتماد ہے ورنہ نہیں۔

ایک بزرگ بحر بن عبداللہ تھے۔ ان کو کسی آدمی نے بہت گالیاں دیں۔ آپ خاموش رہے۔ کسی نے کہا۔ آپ جواب میں گالیاں کیوں نہیں دیتے فرمایا۔ میں تو اس شخص میں کوئی برائی نہیں دیکھتا اور اتہام لگانا ناجائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ مجھے نفس پر اتنا قابو ہے۔ کہ اگر کوئی شخص سال بھر میرے سامنے بیٹھکر مجھے بڑی سے بری گالیاں دیتا رہے تو میرے نفس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے گا آخر کار وہ خود شرمندہ ہوگا" اور یہ سچ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے مقرب لوگوں کا یہی طریق کار رہے۔

ہم لوگوں میں بھی یہ بدی موجود ہے الا ماشاء اللہ۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اخلاقی اور روحانی ترقی کما حقہ نہیں کی۔ ہر وہ امر جو ہماری پسند کے خلاف ہو یا ہمارے نفس کو برا لگے۔ اس سے ہم غضبناک ہو جاتے ہیں۔ گو وہ معاملہ دین کا ہو یا دنیا کا اختلاف رائے کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ فوراً مقابلہ پر آجاتے ہیں۔ جماعتی کاموں میں رکاوٹیں یا دینی کاموں میں عدم دلچسپی اسی ناپسندیدگی کے نتائج ہیں خالص دین کے لئے کوئی کام نہ ہوگا بلکہ اس میں نفس کا حصہ ضرور ہوگا۔ غرض بے جا غضب اور غصہ ہمیں کتنی نیکیوں سے روک رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم تو اس بارہ میں یہ ہے۔ کہ اگر تیرے دل میں کسی کی نسبت بغض اور کینہ ہے۔ تو تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ تو دیکھو یہ کتنا بڑا نقصان ہے۔ جو ہم اٹھاتے ہیں۔ ہماری دعائیں رائیگاں جاری ہیں۔ لیکن بغض اور کینوں کو اپنے دلوں میں پالتے رہتے ہیں۔ حضور تو فرماتے ہیں سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ اور سے گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

مگر یہاں حالت برعکس ہے۔ پس ہماری روحانی ترقی اس وقت تک محال ہے جب تک نفس میں بے جا غصہ موجود ہے یا اس کے مقابلہ میں دل میں ضبط و تحمل نہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ دل اس وقت فضل الٰہی کا گہوارہ بنتا ہے۔ جب اس میں سے غصہ نکل جاتے اور فروتنی اور انکساری آجائے۔

ایک شخص کسی بزرگ کے پاس کسب فیض کے لئے گیا۔ بزرگ نے اسے لنگر خانہ میں پانی بھرنے کے کام پر لگا دیا اسے پانی بھرتے کئی سال گزر گئے۔ ایکدن شیخ نے سوچا کہ اس کا امتحان لینا چاہیئے۔ کہ وہ کہاں تک سلوک کی منازل طے کر چکا ہے۔ شیخ نے کسی شاگرد کو کہا۔ کہ جب وہ پانی کا مٹکا لے جا رہا ہو۔ اس کو دھکا دیدے اور اس کا ردعمل آکر بتائے۔ چنانچہ جب وہ مٹکا بھر کے جا رہا تھا تو اس نے اسے زور کا دھکا دیا مٹکا گر کر ٹوٹ گیا۔ اس شخص نے گرتے ہوئے اس لڑکے کو گالی دی اور کہا۔ ٹھہر میں تجھ سے سمجھتا ہوں۔ یہ ماجرا اس نے جا کر شیخ کو سنایا۔ شیخ نے سنکر کہا ابھی کچا ہے۔ ابھی اس کا دماغ درست نہیں ہوا۔ ابھی اس کی اصلاح میں دیر ہے۔ چنانچہ کئی سال اور اسے پانی بھرتے ہو گئے ایک دن پھر تجربہ کے لئے شیخ نے کسی لڑکے کو کہا کہ اسے دھکا دیدے۔ اور کیفیت بیان کرے مگر اب کی بار جو اسے دھکا دیا۔ مٹکا گر کر ٹوٹ گیا اور اسے چوٹ بھی آئی۔ لیکن اس نے اٹھکر کہا۔ کہ بھائی! دیکھنا کہیں تمہارے کپڑے تو خراب نہیں ہوئے۔ تمہیں کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ میرا پاؤں پھسل گیا تھا معاف کرنا۔ یہ ماجرا اس لڑکے نے پیر صاحب کو جا کر سنایا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ ہاں اب ٹھیک ہے۔ اس کا نفس اب درست ہو گیا ہے۔ خودی مٹ چکی ہے اب انوار الٰہی کے نزول کے لئے اس کا دل تیار ہے تو دیکھو جب تک انسان خودی کو نہ مٹائے خدا کیسے مل سکتا ہے۔ ع

خودی کو مٹائے نہ جب تک خدا نہیں ملتا

پس سب سے ضروری چیز تزکیہ نفس ہے۔ جس کے بغیر روحانی ارتقاء ناممکن ہے مگر نفس کا تزکیہ کوئی آسان کام نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ سب سے آسان دوسروں پر نکتہ چینی اور سب سے مشکل کام اپنے نفس کی اصلاح ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اصلاح نفس کو جہاد اکبر کہا ہے پس اس بارہ میں دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو لیکن بدیوں کو چھوڑنا کسی کے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں خدا کے حضور دعائیں کرو وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ خلقکم وما تعملون پس اور کون ہے۔ جو ان بدیوں کو دور کر کے نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ ہمارے نفسوں کو پاک کرے ان کی بدیاں دور کرے اور ہمارے دلوں کو صاف کرے۔ ان میں ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے ہم اپنے نفسوں پر غالب آجائیں۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۶۹۴

میں نفیسہ متین بنت ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:- نفیسہ متین بنت ملک برکت اللہ صاحب ساہیوال۔

گواہ شد:- M. Sadiq Mahmood. H. دارالرحمت ربوہ حال ساہیوال

گواہ شد:- برکت ملک ایڈووکیٹ ساہیوال

مسل نمبر ۱۶۶۹۵

میں حرمت بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۲-۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مکان ایک مالیتی ۔۔۔۔۔۔ ۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- حرمت بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل مرحوم۔

گواہ شد:- مختار احمد بقلم خود

گواہ شد:- محمد صادق ولد علی محمد صاحب

مسل نمبر ۱۶۶۹۶

میں رسول بی بی زوجہ چوہدری غلام احمد خاں قوم جٹ کاہلوں پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۸ سال تقریباً ۔۔۔ پیدائشی احمدی ساکن چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۴-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۔۔۔ ۵۰۰ روپے

زیورات ۔۔۔ ۲۵۰ روپے

کل جائیداد ۔۔۔ ۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- رسول بی بی زوجہ غلام احمد خاں چک چہور ۱۱۷۔

گواہ شد:- محمد ابراہیم شاہ چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- غلام احمد خاں خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۶۶۹۷

میں عنایت بیگم زوجہ محمد حسین صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد ضلع میرپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں، تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- عنایت بیگم بقلم خود

گواہ شد:- امیر الدین پریذیڈنٹ خلیل آباد۔

گواہ شد:- محمد حسین خادم مربی سلسلہ احمدیہ

مسل نمبر ۱۶۶۹۸

میں امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری غلام حسن صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۴/۱۰-R ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

	روپے
۱- حق مہر بذمہ خاوند	۲۰۰۰
۲- زیور طلائی ۱۲½ تولے	۲۱۲۵
۳- مشین مالیتی	۲۰۰
کل جائیداد	۴۳۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- امۃ الحمید بیگم

گواہ شد:- غلام حسن بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:- غلام حسین سیکرٹری مال چک ۲۴/۱۰-R ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۱۶۶۹۹

میں نسیم اختر زوجہ ظہور الدین احمد صاحب قوم ککھڑ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

	روپے
۱- حق مہر بذمہ خاوند	۱۰۰۰
۲- زیور طلائی ۲ تولے مالیتی	۳۲۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- نسیم اختر زوجہ ظہور الدین صاحب

گواہ شد:- عبدالحفیظ خاں کوارٹر ۵ ڈی ٹائپ منگلا کالونی

گواہ شد:- عبدالعزیز منگلا کالونی

مسل نمبر ۱۶۷۰۰

میں محمد مسعود اقبال ولد غلام محمد صاحب ثالث قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک گھڑی مالیتی ۶۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد مسعود اقبال انجینئر واپڈا ملکان نمبر ۱۰۱۸

کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کی خدمت میں

مبارک باد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو میٹرک کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید دلی مبارک باد عرض کرتی ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ایسے موقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں!"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹریان مال لجنات فوری توجہ کریں۔

لجنہ اماء اللہ کا دس ماہ کی آمد کا جائزہ لینے پر معلوم ہے کہ متوقع بجٹ سے چندہ ممبری لجنہ میں -/۲۸۲۰ روپے کی کمی ہے اور چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ میں -/۸۹۰ روپے کی کمی ہے اور سالانہ اجتماع کا چندہ ابھی صرف -/۲۳۵۰ روپے وصول ہوا ہے۔ حالانکہ اس کا متوقع بجٹ آمد برائے ۶۹-۶۸ء -/۶۵۴۰ روپے رکھا گیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔ صرف ہی مہینہ کام کرنے کے لئے باقی ہے۔ وصولی کی پوری کوشش کریں۔ یاد رہے کہ سالانہ اجتماع کا چندہ فی ممبر اوسطاً ایک روپیہ ہے۔ وصولی سو فی صدی ہونی چاہیئے۔ تمام عہدیداران جن کا مال سے تعلق ہے۔ بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تشحیذ الاذہان کا سالنامہ

بچوں اور بچیوں کے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان کا ایک شاندار سالنامہ ۱۵ اکتوبر کو شائع ہو رہا ہے۔ احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس سالنامہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے سلسلہ میں اپنے گرانقدر مشوروں سے ادارہ کو مطلع فرمائیں۔ بچوں اور بچیوں کو چاہیئے کہ وہ اس سالنامہ میں اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ چیزیں روانہ کریں۔ سالنامے کی تیاری شروع کی جا چکی ہے

(مدیر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

قائدین اضلاع کی خدمت میں گذارش

ایوان محمود کی تعمیر کے لئے شروع سال میں ہر ضلع کا ٹارگٹ مقرر کر کے اضلاع دے دی گئی تھی۔ ہمارا مالی سال ختم ہونے میں اب بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ قائدین اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ضلع کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے خصوصی توجہ فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) ۲۰ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۱۸ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے حاصل کریں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہوگا

انٹرویو۔ روزانہ ۸ بجے صبح سے ۱ بجے بعد دوپہر تک

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے۔

(پرنسپل)

کبڈی

ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ امسال پانچواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ زیر صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۶-۲۷-۲۸ تبوک (ستمبر) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس ٹورنامنٹ میں ہر سال ملک کی نامور ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ اس سال پاکستان کے مشہور کالجوں کی ٹیمیں شامل ہو رہی ہیں۔ اگر آپ کے ہاں بھی کوئی اچھی ٹیم ہو تو سیکرٹری سے رابطہ فرمائیں۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ)

تقریری اور تحریری مقابلوں کے عنوان

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

امسال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ پر اطفال کے تقریری مقابلوں کے عنوان حسب ذیل ہوں گے۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بہترین نمونہ۔
۲۔ برکات خلافت۔ ۳۔ اسلام مجھے کیوں پیارا ہے۔
۴۔ جماعت احمدیہ اور تبلیغ اسلام۔

تحریری مقابلہ کے عنوان حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ رحمۃ للعالمین۔ ۲۔ قرآن مجید کے فضائل۔
۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو دلائل۔
۴۔ احمدیت کیا ہے۔

قائدین مجالس کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجالس کے اطفال کو ان عناوین سے آگاہ کر دیں تاکہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان

کارڈ آنے پر مفت

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ پیپلز کالونی ... امین آباد لائل پور

پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرماویں۔

ہر خادم اپنے سالانہ اجتماع میں ۱۷، ۱۸، ۱۹ تبوک شامل ہو۔ حضرت المصلح الموعود کا ارشاد ہے کہ خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے متعلق ضروری اطلاعات

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بشرط منظوری ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ ہر لجنہ کی شمولیت ضروری ہے۔ گزشتہ سالوں میں بعض گاؤں اور قصبات سے خاصی تعداد میں عورتیں بطور زائرات تو آتی رہی ہیں لیکن ان کی عہدہ دار نہیں آئیں۔ حالانکہ عہدہ داروں کا آنا بہت ضروری ہے تا آئندہ کے متعلق کاموں کی جو سکیمیں بنائی جائیں ان پر وہ عمل پیرا ہو سکیں۔ خواہ کسی شہر سے زائرات آئیں یا نمائندگان ہر ایک کے پاس اس لجنہ کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ ہر لجنہ کی صدر کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے شہر قصبہ یا گاؤں میں یہ اعلان کردے کہ جو بہن بھی اجتماع کے لئے آئیں وہ مقامی لجنہ کی تصدیق کے ساتھ آئیں۔ بغیر تصدیق کے آنے والی بہن کی ذمہ داری لجنہ پر نہیں ہوگی ایسی بہنیں رہائش کا انتظام خود کریں۔ اجتماع کا سرکلر سب لجنات کو بھجوایا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ تمام لجنات نے تیاری شروع کروادی ہوگی۔ مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے:۔

۱۔ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز ۲۰ ستمبر تک مل جانی چاہئیں۔ ورنہ ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۲۔ تمام چندہ جات اور بقایا جات ۳۰ ستمبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

۳۔ اجتماع کا چندہ ایک روپیہ فی ممبر کے لحاظ سے اوسطاً جمع کرکے ۳۰ ستمبر تک پہنچ جائے۔

۴۔ مقابلوں میں شرکت کرنے والیوں کے نام ماہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں آجانے چاہئیں۔

۵۔ ہر سو ممبرات پر ایک ممبر کسی مقابلہ میں حصہ لے سکے گی۔ اور یہ تعداد سب مقابلوں پر حاوی ہوگی۔ سوائے تحریری مقابلہ جات کے اس میں جتنی چاہیں حصہ لیں ناصرات کے مقابلہ جات پر بھی یہی طریق حاوی ہوگا۔

۶۔ دینی معلومات کا پرچہ چھپوا کر ہر لجنہ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ ہر لجنہ امتحان لے کر خود پرچے دکھلانے کا انتظام کریں۔ مقامی مربیان کا تعاون حاصل کر سکتی ہیں۔ صرف اجتماع سے قبل ہمیں نتیجہ سے آگاہ کردیں۔

۷۔ اس سال سالانہ رپورٹوں کے نمبر اس معیار کو مدنظر رکھ کر لگائے جائیں گے۔ جو سالانہ رپورٹ ۶۷-۱۹۶۸ء کے آخری صفحات پر شائع کئے گئے ہیں اس لئے ہر لجنہ کے پاس یہ رپورٹ ہونی چاہیئے۔ اگر کسی لجنہ کے پاس نہیں ہے۔ تو وہ اب دفتر کو لکھ کر منگوا لے۔

۸۔ شوریٰ میں نمائندگی ہر ۲۵ پر ایک ممبر کی ہوگی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ نادہندہ نہ ہو۔ ٹکٹ حاصل کرتے وقت صدر لجنہ کی تصدیق ضروری ہوگی۔

نوٹ:۔ یہ اعلان سرکلر کی صورت میں بھی چھپوا کر تمام لجنات کو بلا استثناء بھجوا دیا جائے گا۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دفتر اطفال کیا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں

" وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تربیت کا موقعہ بھی مل جائے گا:

ہزاروں بچے ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ایسے خاندانوں میں پیدا کیا اور اتنا رزق دیا ہے کہ ان میں ہر ایک بچہ ایک اٹھنی ماہوار یا اس سے بھی زائد دے کر وقف جدید کا مستقل مجاہد بن سکتا ہے لیکن بعض ایسے مخلص اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے احمدی خاندان بھی ہیں جو مالی استطاعت نہیں رکھتے مثلاً اگر ان میں سے کسی خاندان کے چھ بچے ہوں تو اٹھنی ماہوار کے حساب سے تین روپے یا چھتیس روپے سالانہ انہیں ادا کرنے چاہئیں۔ حالانکہ غربت کی وجہ سے اس خاندان کے بڑوں کے چندے بھی کم و بیش اتنے ہی ہوتے ہیں پس اگر ایسے خاندان کا ہر ایک بچہ اٹھنی ماہوار ادا نہ کر سکے تو سارے خاندان کے بچے مل کر ایک یونٹ بنالیں۔ اور سب مل کر اٹھنی ماہوار دے دیا کریں"

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

جلسہ سالانہ کی اہمیت

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سب احباب کے لئے لازمی ہے

بعض احباب جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت سے ناواقف ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ چندہ عام یا حصہ آمد ادا کر دینا ہی کافی ہے۔ اس لئے وہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ نظارت ہذا کے ریکارڈ کی رو سے چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا داران کی تعداد دیگر چندوں کے بقایا داران کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد درج کیا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

" اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے کہ

" جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پس سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور دیگر لازمی چندہ جات کے ساتھ اس چندہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

توسیع واشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے توسیع واشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد۔ کیمبل پور۔ مردان۔ پشاور۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے افراد صدر صاحبان نیز دیگر عہدہ داران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ حال ربوہ عارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار ملک محمد عبد اللہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴